# غزوۂ ہند

سکندر نقشبندی



# غزوۃ ہند

سید سبط سکندر نقوی حنفی نقشبندی مجددی



نام کتاب: غزوۃ ھند

تالیف: سکندر نقشبندی

ٹیلیفون: (001) 647 890 1317

sikander.naqshbandi@gmail.com

Link:

https//archive.org/details/@sikander.naqshbandi

سرورق: سید حماد الرحمان - ٹورنٹو کینیڈا

پروف ریڈنگ: محترم امیر قادر ۔ مسی ساگا ۔ کینیڈا

سنِ طباعت: 2026ء

قیمت:

## قارئین سے گذارش

کتاب کی پروف ریڈنگ میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو معذرت قبول فرمائیں اور نشاندھی فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست کی جا سکے۔ جزاکم اللہ خیراً

## کتاب ملنے کیلئے رابطہ

| | |
|---|---|
| مختار احمد (کراچی پاکستان) | 0300-2380285 |
| نفیس الحسن جیلانی (کراچی پاکستان) | 0300-3512712 |
| عبدالرشید خان (ورجینیا امریکہ) | (001) 703-785-4737 |
| منور نقوی (سڈنی آسٹریلیا) | 0614-2490-4151 |
| قیصر نقوی (ٹورنٹو کینیڈا) | (001) 647-898-4640 |
| سید عباد الرحمان (کیلگری AB کینیڈا) | (001) 403-926-5171 |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# غزوۃ ھند



☆☆☆☆☆

# زبان کو شکوے سے روک لو، خوشی عطا ہو گی

حضرت ابوبکر صدیقؓ

# عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُ ہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَاوَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مِنْ یَّھْدِ ہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مِنْ یُّضْلِلْہٗ فَلَا ھَادِ یَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَ ہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّد نَا وَسَنَدَ نَا وَ نَبِیِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُ ہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ☆ اَمَّا بَعْدُ

فَاعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْکَسَلِ وَ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ •

(صحیح بخاری)

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمِ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ☆

رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں آنے والے وقت سے متعلق بہت سی پیشین گوئیاں بیان فرمائی تھیں۔ جن میں ایران، روم اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور مسلمانوں کی سلطنت میں شامل ہونا، پھر مسلمانوں میں قتل وقتال عام ہونا، بڑی بڑی عمارتیں بنانا آج کا مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہے۔ بہت سی ایسی پیشین گوئیاں ہیں جن کو ابھی پورا ہونا ہے، مثلاً امام مہدی کا ظہور، دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کا ذکر کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ ان کے علاوہ ہندوستان کے جہاد کے بارے میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ارشادات موجود ہیں جو اس کتاب کا موضوع ہے۔

غزوۂ ہند یعنی ہندوستان پر ہونے والے جہاد کی اتنی اہمیت بیان فرمائی گئی کہ صحابہ کرام ؓ اس میں شرکت کرنے کے لئے اپنی جان و مال لٹانے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس میں شہید ہونے والوں کو افضل ترین شہید کا درجہ دیا گیا ہے اور کامیاب ہو کر لوٹنے والے کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا کیا گیا ہے۔ یہ وعدہ صرف صحابہ کرام ؓ کے لئے نہیں تھا بلکہ تمام اہل ایمان کے ساتھ یہی وعدہ ہے کہ اگر وہ اس جہاد میں شرکت کریں تو انہیں بھی وہی فضیلت اور اجر وثواب ملے گا۔

سرور کائنات ﷺ کی زبان اقدس سے نکلی ہوئی بشارتیں ایسی تھیں جن کے حصول کے لئے صحابی کرام اور امت کے مجاہدین نے سر دھڑ کی بازیاں لگا دیں اور اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے فرمان اور وعدے پر یقین کی ہی وہ دولت تھی جس نے دنیا بھر کی تکالیف اور مشکلات ان

حضرات کے لئے آسان کر دیں اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ان کے قدموں تلے آ گئیں۔ غزوۃ ہند کی احادیث مبارکہ نے اس مقدس اور مبارک جہاد میں شرکت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ جہاد کا عمل قیامت تک جاری رہے گا۔ موجودہ دور کے بعض مفکرین کا خیال ہے کہ قتال اور جہاد صرف رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے دور تک مخصوص تھا یا صحابہ کرام چور، ڈاکو اور واردات کرنے والوں کی وجہ سے ہر وقت اپنا اسلحہ ساتھ رکھتے تھے۔ ان کی یہ کوشش مسلمانوں کو اصل مقصد سے ہٹانے اور انہیں گمراہ کرنے کی ایک ناکام کوشش ہے تاکہ مسلمان اپنے اور دین کا دفاع کرنے سے غافل ہو جائیں۔

اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ اس بات کا ذکر کیا جائے جو کتب احادیث میں ''کتاب فتن'' میں بیان کی گئیں ہیں۔ اس کے بارے میں احکامات کو اصل حقیقتِ قرآن، احادیث وسنت رسول ﷺ اور اقوالِ صحابہ کی روشنی میں پیش کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو سرخرو کرے، صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق عقائد رکھنے اور صحیح بات کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دجال کے خروج اور ظہور کا انتظار کئے بغیر اپنی اصلاح کرنے کی فکر نصیب فرمائے اور ہمارے دلوں کے فساد کی اصلاح فرما دے اور ہمیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

قارئین سے ایک گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب سے صحیح معنی میں فائدہ

اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کا سرسری مطالعہ نہ کریں۔ اس میں بعض جگہ قارئین کو لگے گا کہ مضمون کی تکرار ہے یعنی یہ غلطی سے نہیں ہے بلکہ قصداً رکھا گیا ہے تا کہ بات قارئین کی اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عطا، اس کے محبوبِ کبریا ﷺ کی محبت اور میرے شیخ طریقت پروفیسر ڈاکٹر حافظ منیر احمد خان دامت برکاتہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہیں اور جو خامیاں ہیں ان میں میری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے اور حقیقی معنوں میں دین کی سمجھ دے اور صحابہ کرام ؓ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنادے۔ آمین

﴿ وَمَا تَوْفِيْقِىٓ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْب ﴾

(سورۃ ھود ۔ ۸۸)

اور میری توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

طالب دعا
سکندر نقشبندی (عفی عنہٗ)
26/ربیع الثانی 1447ھ بروز ہفتہ
بمطابق 18/ اکتوبر 2025ء
کیلگیری ۔ کینیڈا
Tel: (001) 647 890 1317
Email: sikander.naqshbandi@gmail.com
Link: https//archive.org/details/@sikander.naqshbandi

# غزوۃ ھند

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه
فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (39)

(سورۃ الانفال۔۳۹)

انْفِرُواْ خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي
سَبِيلِ اللّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (41)

(سورۃ التوبہ۔۴۱)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ
عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ يَغْلِبُواْ
أَلْفاً مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَفْقَهُونَ (65)

(سورۃ الانفال۔۶۵)

# غزوۃ ہند سے متعلق احادیث مبارکہ

سنن نسائی، مسند احمد بن حنبل ؒ ،حضرت امام بیہقی ؒ کی سنن الکبریٰ اور دلائل النبوۃ، المستدرک الحاکم، امام طبرانی ؒ کی المعجم الاوسط، امام بخاری ؒ کی التاریخ الکبیر، امام ہیثمی ؒ کی مجمع الزوائد اور جمع الجوامع، امام جلال الدین سیوطی ؒ اور امام مناوی ؒ نے اپنی کتاب فیض القدیر کی شرح میں بھی یہ حدیث بیان کی ہے۔ امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام میں اور امام خطیب بغدادیؒ نے تاریخ بغداد اور سبل الھدیٰ و ارشاد میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ امام ابن عدی ؒ نے الکامل میں اور امام ابن کثیر ؒ نے النہایۃ فی الفتن والملاحم اور تاریخ البدایۃ والنہایۃ میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

حدیث نمبر ۔ ۱ :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۃ ہند کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس اگر میں نے اس غزوہ کو پایا تو میں اس میں اپنی جان اور مال خرچ کروں گا۔ اگر مجھے قتل کر دیا جائے گا تو میں سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء میں شمار ہوؤں گا اور اگر میں لوٹ آؤں گا تو میں آگ سے آزاد کیا ہوا ابو ہریرہؓ ہوں گا۔

یہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ مسند امام احمد بن حنبل ؒ اور امام ابن کثیر ؒ کی البدایہ والنہایہ میں بھی نقل کی گئی ہے۔ قاضی محمد شاکر نے مسند احمد کی شرح و تحقیق میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ امام نسائی ؒ نے السنن المجتبیٰ اور السنن الکبریٰ میں اس حدیث مبارک کو انہی الفاظ میں لکھا ہے۔ ابو نعیم اصفہانی ؒ اور امام حاکم نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ امام بخاری ؒ کے استاد نعیم بن حماد ؒ نے اپنی کتاب الفتن اور ابن ابی عاصم ؒ نے الجہاد میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ امام بخاری ؒ نے التاریخ الکبیر، امام مزی ؒ نے تہذیب میں اور امام ابن حجر عسقلانی ؒ نے تہذیب التہذیب میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۔ ۲ :

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ

نے (جہنم کی آگ) سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو (آخری زمانے میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

(یہ حدیث امام نسائیؒ نے السنن الکبریٰ میں بھی نقل کی ہے)

حضرت امام حماد بن نعیمؒ (متوفی: ۲۲۹ھ) الفتن میں ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ بیت المقدس میں ایک بادشاہ ایک لشکر ہند کی طرف بھیجے گا جو اسے فتح کرلے گا۔ وہ لشکر ہند کی سرزمین کو روند دے گا اور اس کے خزانے حاصل کرلے گا۔ اس خزانے سے وہ بیت المقدس کو سجائے گا۔ ہند کے بادشاہ اور سردار جکڑ کر لائے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۔ ۳ :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تمہارا ایک لشکر ہند پر ضرور حملہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے گا یہاں تک کہ ان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمائے گا پھر وہ لوٹیں گے جب ان کو لوٹنا ہوگا تو وہ ابن مریم (علیہ السلام) کو شام میں پائیں گے۔ (الفتن ۔ حدیث نمبر ۱۱۵۰)

حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث مبارک کو سن کر رو پڑے اور جوشیلے انداز میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا! یا سیدی ﷺ! کیا میں حضرت عیسیٰ (علیہ

السلام) کو یہ بتا سکتا ہوں کہ میں آپ (ﷺ) کا صحابی ہوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دئے اور فرمایا! بہت مشکل، بہت مشکل۔

امام احمد بن حنبل ؒ نے اپنی مسند احمد میں، امام نسائیؒ نے السنن المجتبیٰ میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ شیخ ناصر الدین البانیؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے کتاب الجہاد میں اسے سند حسن کہا ہے۔ دیگر بزرگوں میں ابن عدیؒ کی الکافی فی ضعفا الرجال، طبرانیؒ کی کتاب الجہاد، المعجم الاوسط، امام بیہقیؒ کی السنن الکبریٰ، امام ابن کثیرؒ کی البدایہ والنہایہ، امام ویلمیؒ کی مسند الفردوس، امام سیوطیؒ کی الجامع الکبیر، امام منادیؒ کی الجامع الکبیر کی شرح فیض القدیر، امام بخاریؒ کی التاریخ الکبیر، امام مزیؒ کی التاریخ الکمال اور امام ابن عساکرؒ کی تاریخ دمشق میں بھی یہ حدیث مبارکہ شامل ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اس گروہ کی حیثیت ویسی ہی ہوگی جو غزوہ بدر میں شرکت کرنے والے صحابہ کرام ؓ کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے تھے اور ان کے نام جنت لکھ دی تھی۔ غزوہ بدر میں تین سو تیرہ (۳۱۳) صحابہ کرام تھے لیکن غزوہ ہند میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دینے والے لوگوں کی تعداد ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہوگی۔ ان میں جو بھی شہید ہوگا وہ افضل الشہداء میں سے ہوگا اور جو فتح حاصل کر کے غازی بنے گا وہ قیامت سے پہلے ہی جنتی شمار کیا جائے گا۔

امام بیہقیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت امام ابو اسحاق فزاریؒ کا قول نقل کیا کہ جب انہوں نے یہ حدیث مبارک سنی تو حضرت ابو داؤدؒ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ '' کاش مجھے رومیوں کے ساتھ جنگ و جہاد میں گزاری ساری عمر کے بدلے میں ہندوستان کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق جہادی مہم میں حصہ لینے کا موقع مل جاتا''۔

(السنن الکبریٰ)

امام ابو اسحاق فزاریؒ کی اس تمنا کے پیش نظر ان کی عظمت اور بزرگی کا اندازہ حضرت فضیل بن عیاضؒ کے اس خواب سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو امام ذہبیؒ نے ''سیر الاعلام النبلاء'' میں نقل کیا ہے۔ آپؒ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس لگی ہوئی ہے اور آپ ﷺ کے پہلو میں ایک نشست خالی ہے، میں نے ایسے موقع کو نادر اور غنیمت سمجھتے ہوئے اس جگہ بیٹھنے کی کوشش کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! یہ نشست خالی نہیں ہے یہ جگہ ابو اسحاق فزاریؒ کے لئے مخصوص ہے۔

(مسند احمد، المستدرک، سیر اعلام النبلاء)

اس حدیث مبارک پر عمل ایسے آخری دور میں ہوگا کہ حضرت ابو ہریرہؓ اس وقت تشریف نہ رکھتے ہوں گے۔ یہ مہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول اور امام مہدی کے آنے کے بعد وقوع پذیر ہوگی۔ ہند کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے جو حدیث بیان فرمائی ہے ان میں یہ بات بالکل ثابت ہو جاتی ہے کہ

مسلمان پہلا حملہ سندھ پر کریں گے اور پھر باقی ہند پر حملے ہوں گے۔ یہ بات بھی پوری طرح واضح ہوگئی کہ ہند کے مشرکوں کے ساتھ مسلسل تصادم جاری رہے گا اور یہ تمام مہمات " غزوۂ ہند " کے زمرے میں آتے ہیں۔ غزوۂ ہندان تمام جنگوں کو کہتے ہیں جو مسلمان ہندوستان کے مشرکوں کے ساتھ لڑتے رہے ہیں یا لڑتے رہیں گے۔ محمد بن قاسم کی مہم سے لے کر محمود غزنوی کے حملے، پھر سلطان شہاب الدین محمد غوری کی راجہ پرتھوی راج سے جنگ اور احمد شاہ ابدالی کی پانی پت کی لڑائیاں سب اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

حدیث نمبر ۔ ۴ :

حضرت کعبؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا۔ وہ مجاہدین سرزمین ہند کو پامال کریں گے۔ ان کے خزانوں پر قبضہ کریں گے پھر بادشاہ ان سے بیت المقدس کی تزائین و آرائش پر خرچ کرے گا۔ وہ لشکر ہندوستانی بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑ کر بادشاہ کے سامنے پیش کریں گے۔ اس کے مجاہدین بادشاہ کے حکم سے مشرق اور مغرب کا سارا علاقہ فتح کرلیں گے اور دجال کے خروج تک ہندوستان میں رہیں گے۔

اس حدیث کو حضرت نعیم بن حمادؒ نے "الفتن "میں نقل کیا ہے۔

## ہند سے پہلے بیت المقدس کی فتح:

مذکورہ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس غزوہ ہند سے پہلے فتح ہوگا اور کفار سے آزاد کرالیا جائے گا۔ پھر وہاں سے ہندوستان کی فوج کے لئے لشکر روانہ کیا جائے گا۔ حضرت امام مہدی ایک لشکر کو ہندوستان کی فوج کے لئے روانہ کریں گے اور جب وہ واپس لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو چکا ہوگا۔ غزوہ ہند کی بشارت کو حاصل کرنے کے لئے امت کے مجاہدین مشرکین ہند سے جہاد کرتے رہے ہیں، اس کی تکمیل امام مہدی کے دست مبارک سے ہوگی۔ حضرت ارطاہؒ نے فرمایا کہ وہ یمانی خلیفہ جو قسطنطنیہ (استنبول) اور روم فتح کرے گا، وہ ایک لشکر ہندوستان کی طرف جہاد کرنے کے لئے بھیجے گا۔ اس خلیفہ کا تعلق بنو ہاشم سے ہوگا۔ انہی کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا اور وہ فتح یاب ہو کر لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو چکا ہوگا۔

## حدیث نمبر ۔ ۵:

حضرت صفوان بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان سے جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کے وہ ہندوستان کے بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کی مغفرت فرمائے گا۔ جب وہ شام کی طرف واپس لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں موجود پائیں گے۔

اس حدیث کو بھی حضرت نعیم بن حمادؒ نے ''الفتن'' میں نقل کیا ہے۔

غزوۃ ہند کے بارے میں احادیث چند روایات میں ملتی ہیں۔ محدثین نے ان کی صحت کے بارے میں مختلف کلام کیا ہے۔

مشہور روایات درج ذیل ہیں:

1) حضرت ثوبانؓ کی روایت

**عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ﴾**

ترجمہ:

حضرت ثوبانؓ (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے محفوظ فرمائے گا:

(1) ایک وہ گروہ جو ہند کی طرف جہاد کرے گا،

(2) اور دوسرا وہ گروہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔"

حوالہ:

- سنن النسائی (کتاب الجہاد)
- مسند احمد بن حنبل

اس روایت کو بعض محدثین نے حسن یا صحیح قرار دیا ہے۔

2) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

﴿وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ، فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْتُ فِيهَا نَفْسِی وَمَالِی، فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ﴾

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غزوۃ ہند کے بارے میں وعدہ کیا۔ اگر میں اسے پالوں تو اپنی جان اور مال اس میں قربان کر دوں گا۔ اگر قتل ہو گیا تو بہترین شہداء میں شامل ہوں گا، اور اگر واپس آیا تو ابو ہریرہؓ آزاد (جہنم سے محفوظ) ہوگا۔

حوالہ:

- مسند احمد
- سنن النسائی

اس روایت کی سند کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے؛ کئی محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔

3) بعض دوسری روایات

کچھ کتبِ حدیث میں ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن میں ہند کی طرف لشکر

جانے، مالِ غنیمت حاصل کرنے، یا شام واپسی جیسے اضافی الفاظ آتے ہیں، لیکن ان میں سے بہت سی روایات کی اسناد کمزور ہیں۔

علماء کی اہم وضاحت

- احادیث میں "ہند" کا ذکر ہے، لیکن نبی کریم ﷺ نے ان روایات میں آج کے سیاسی نقشے، ممالک، یا کسی مخصوص جدید جنگ کی تفصیلات بیان نہیں فرمائیں۔
- علماء میں اختلاف ہے کہ یہ واقعہ ماضی میں کسی مہم سے متعلق ہے (مثلاً بعض نے سندھ کی فتح کو اس سے جوڑا) یا مستقبل میں کسی واقعے کی خبر ہے۔
- ان احادیث کو کسی مخصوص موجودہ سیاسی یا قومی کشمکش پر منطبق کرنے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

- مسند احمد بن حنبل، حدیث ابو ہریرہؓ
- سنن النسائی، کتاب الجہاد

محدثین کی آراء۔

اس روایت کی سند پر محدثین کا اختلاف ہے۔

امام ذہبیؒ اور بعض دیگر ائمہ نے اس کی سند پر کلام کیا ہے۔

بعض محدثین کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے بعض راویوں پر کلام موجود ہے۔

تیسری روایت: حضرت ابو ہریرہؓ سے منسوب الفاظ

**لَا يَذْهَبُ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْ أُمَّتِي كَائِنٌ يَغْزُونَ الْهِنْدَ**

مفہوم

"یہ معاملہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو ہند سے جنگ کرے گا۔"

حوالہ

یہ روایت بعض تاریخی اور حدیثی مجموعوں میں منقول ہے، لیکن اس کی سند مضبوط نہیں۔

محدثین کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے۔

چوتھی روایت: ہند کی فتح اور مالِ غنیمت

بعض روایات میں آیا ہے:

**يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ غَزْوَةٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَى الْهِنْدِ**

مفہوم

"آخر زمانے میں میری امت کی طرف سے ہند کی طرف ایک غزوہ ہوگا۔"

یہ روایت بعض کتب میں موجود ہے، مگر اس کی اسناد پر شدید کلام ہے۔

## اہم وضاحت

علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

- "ہند" سے مراد قدیم عربی استعمال میں برصغیر کا وسیع علاقہ ہوسکتا ہے۔
- احادیث میں کسی موجودہ ملک یا سیاسی ریاست کا نام نہیں آیا۔
- ان روایات کو فتنوں، سیاست یا موجودہ جنگوں پر قطعی طور پر لاگو کرنے میں احتیاط ضروری ہے۔

## 1۔ امام ابن کثیرؒ (774ھ)

ابن کثیر نے اپنی مشہور تاریخی کتاب البدایہ والنہایہ میں ہند کی فتوحات اور ان روایات کا ذکر کیا ہے۔

- وہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہند کی طرف جہاد کے واقعات پیش آئے، اور انہوں نے سندھ کی فتح وغیرہ کو تاریخ کے ضمن میں بیان کیا۔
- وہ غزوۃ ہند کی روایات کو موضوعِ علاماتِ قیامت کے طور پر بہت تفصیل سے مستقل باب میں نہیں لاتے۔
- وہ تاریخی واقعات (خصوصاً سندھ کی فتح) کو زیادہ نمایاں کرتے ہیں۔
- ان کے ہاں حدیث کی صحت کے لیے محدثانہ اصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ابن کثیرؒ نے غزوۃ ہند کو ایک تاریخی امکان کے طور پر ذکر کیا، لیکن کسی مخصوص مستقبل کے واقعے کو یقینی طور پر متعین نہیں کیا۔

## 2۔ امام ذہبیؒ (748ھ)

الذہبیؒ نے اپنی کتب میں ہند سے متعلق بعض راویوں اور روایات کا ذکر کیا ہے۔ امام ذہبیؒ اسانید کے نقاد تھے۔ وہ کسی روایت کو قبول کرنے سے پہلے:

- راویوں کی عدالت، ضبط، اتصالِ سند کو دیکھتے تھے۔

غزوۃ ہند والی روایات کے بارے میں ان سے ایسی صریح عبارت منقول نہیں کہ تمام روایات صحیح ہیں یا سب ضعیف ہیں۔

- ابو ہریرہؓ والی بعض روایات کی اسانید پر اہلِ علم نے کلام کیا۔
- امام ذہبیؒ کا عمومی منہج ضعیف اسانید کو قبول نہ کرنا تھا۔

## 3۔ علامہ ہیثمیؒ (807ھ)

نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں حضرت ثوبانؓ والی روایت نقل کی۔

**﴿عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِى أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ...﴾**

پھر فرمایا:

**(رواه أحمد والبزار والطبرانى ورجال أحمد رجال الصحيح)**

ترجمہ:

"اسے احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور احمد کے رجال صحیح کے

رجال ہیں۔"

علامہ ہیثمیؒ کا حکم: یہ ان کے نزدیک روایت کے رجال کے اعتبار سے مضبوط روایت ہے۔

## 4۔ امام مناویؒ (1031ھ)

عبدالرؤوف المناویؒ نے فیض القدیر شرح الجامع الصغیر میں غزوۂ ہند والی روایت کی شرح کی۔

وہ لکھتے ہیں کہ:

- "ہند" سے مراد ہندوستان کا معروف خطہ ہے۔
- حدیث میں ایک ایسے گروہ کی خبر ہے جو وہاں جہاد کرے گا۔
- اس میں فضیلت اور اجر کا ذکر ہے۔

امام مناویؒ اس حدیث کو محض بے اصل نہیں سمجھتے بلکہ اسے قابلِ شرح حدیث کے طور پر لیتے ہیں۔

## 5۔ شیخ ناصرالدین البانیؒ (1420ھ)

محمد ناصرالدین البانیؒ نے غزوۂ ہند کی روایات پر خاص گفتگو کی ہے۔

حضرت ثوبانؓ کی حدیث:

انہوں نے اسے بعض طرق کی بنا پر حسن قرار دیا۔

ان کے نزدیک:

"**عصابتان من أمتي**"... والی روایت قابلِ قبول ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث:

انہوں نے اس کی سند پر کلام کیا اور اسے مضبوط درجے کی حدیث نہیں مانا۔

## 6۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (852ھ)

ابن حجر العسقلانیؒ نے بھی ہند کی طرف جہاد کے عمومی مفہوم کو تسلیم کیا، لیکن ہر روایت کو یکساں درجہ نہیں دیا۔

ان کا اصول:

- فضائل اور فتن کے باب میں بھی سند کی تحقیق ضروری ہے۔
- ضعیف روایت کو صحیح حدیث کے برابر نہیں رکھا جا سکتا۔

## مجموعی نتیجہ

| عالم | موقف |
|---|---|
| ابن کثیرؒ | تاریخی واقعات ذکر کیے، قطعی تعیین نہیں کیا |
| ذہبیؒ | اسانید کے اعتبار سے محتاط، بعض طرق پر کلام کیا |
| ہیثمیؒ | ثوبانؓ والی روایت کے رجال کو مضبوط قرار دیا |
| مناویؒ | حدیث کو شرح کے قابل اور قابلِ اعتبار سمجھا |
| البانیؒ | ثوبانؓ والی روایت کو حسن، ابو ہریرہؓ والی پر کلام کیا |
| ابن حجرؒ | اصولِ حدیث کے مطابق احتیاط کی |

---

### اہم ترین بات:

محدثین کے نزدیک سب سے مضبوط روایت عموماً حضرت ثوبانؓ والی حدیث شمار کی جاتی ہے:

**"عصابتان من أمتي أحرزهما الله من النار: عصابة تغزو الهند"...**

جبکہ حضرت ابوہریرہؓ والی روایت کے بارے میں اختلاف زیادہ ہے۔

## امام مہدی کے ساتھ غزوہ ہند کرنے والوں کے لئے بشارتیں:

۱۔ ہند مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے گا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے تمام گناہ معاف کردے گا۔

۳۔ مجاہدین کو وافر مقدار میں مال غنیمت ملے گا جس سے وہ بیت المقدس کی تعمیر اور سجاوٹ کا کام کریں گے۔

۴۔ ہند کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر امام مہدی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

۵۔ وہ لشکر جتنے دن چاہے گا ہند میں رہے گا پھر یہ لشکر شام جا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرے گا۔

۶۔ اس لشکر کو دجال کے دو گروہوں سے لڑنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔

۷۔ مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے وہ اسے فتح کرلیں گے۔

( **لیظھرہ علی دین کلہ**) کا وعدہ پورا ہو گا۔

۸۔ اس گروہ کے شہداء افضل ترین شہید ہوں گے اور اس لشکر کے غازیوں کو جہنم سے خلاصی کی بشارت دی گئی ہے۔

## کیا غزوہ ہند ہو چکا ہے؟

بعض مورخین کا خیال ہے کہ غزوہ ہند ہو چکا ہے ہے، مختلف وقتوں میں مختلف مسلمان فاتح ہند کی سرزمین کو روندتے رہے ہیں۔ صحابہ کرام ؓ کے دور سے لے کر آج تک مشرکین ہند سے مسلمانوں کی جتنی جنگیں ہو چکی ہیں وہ سب اس بشارت میں شامل ہیں۔ صحیح احادیث کے مطابق اس کی تکمیل حضرت امام مہدی کے ہاتھوں ہوگی۔

غزوہ ہند سے متعلق حدیث نقل کرنے کے بعد امام ابن کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں نے ۴۴ھ میں حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان ؓ کی خلافت کے دور میں ہند پر حملہ کیا اور کافی کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں لیکن مکمل طور پر فتح کرنے کا موقعہ نہ مل سکا۔

سلطان محمود غزنوی ؒ نے ہند پر سترہ (۱۷) حملے کئے، ہند کے سب سے بڑے مندر سومناتھ کے بتوں کو توڑا اور بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔ ان کے علاوہ اس بھی مسلمان بادشاہوں اور راجاؤں نے ہند کو فتح کرنے کے لئے مختلف اوقات میں حملے جاری رکھے۔

## ہندوستان کی سرزمین:

ہند کی سرزمین کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یہاں ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے قدم رکھا۔ ہند میں اسلام کا پیغام رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں پہنچ چکا تھا۔ اسلام سے پہلے سے ہی اہل ہند کے تعلقات عرب تاجروں سے تھے۔ عرب کے تاجر سندھ اور مالابار کی بندرگاہوں پر اپنا سامان تجارت کی غرض سے لایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ مالابار کے راجہ ''چکرورتی فرماس'' نے شق القمر کا معجزہ دیکھا تھا۔ اپنے بیٹے کو اپنا نائب بنا کر خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا۔

امام حاکم ؒ نے اپنی کتاب ''المستدرک'' میں حضرت ابوسعید خدری ؓ سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ ہندوستان کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک برتن بھیجا اس میں ادرک تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے صحابہ کرام میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر دیا اور مجھے بھی اس میں سے ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔

احادیث شریفہ میں ہندوستان کی فتح کی بشارت کا ذکر بہت تاکید کے ساتھ ہوا ہے اس لئے صحابہ کرام ؓ کے دور سے ہی غزوہ ہند کی کوشش کی جاتی رہی ہیں۔ محقق بلاذری کے مطابق ہندوستان پر مہم جوئی کا آغاز امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ کے دور سے شروع ہو گیا تھا۔ ان کے بعد حضرت عثمان بن عفان ؓ کے دور خلافت میں ہندوستان پر حملہ کرنے سے پہلے مسلمان جاسوسوں کو وہاں بھیجا گیا

تا کہ صورت حال کا جائزہ لیا جائے اور اس کے مطابق جنگی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ حضرت عثمان ؓ نے ایک بحری بیڑا تیار کر کے ہندوستان پر حملے کے لئے روانہ کیا۔ یہ جہاز تھانہ بندرگاہ پر پہنچا جو گجرات اور کوکن بمبئی کی سرحد پر واقع ہے۔

(تاریخ سندھ از علامہ سید سلیمان ندویؒ)

حضرت عثمان ؓ نے اس کے بعد مغیرہ بن العاص کو سپہ سالار بنا کر ایک اور لشکر سمندری راستے سے سندھ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا جو دیبل کے مقام پر پہنچا، وہاں کے راجہ کے ساتھ جنگ ہوئی۔ اس لشکر نے دشمن کو شکست دے کر بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بحرین کے رستہ واپس آ گئے۔

(تاریخ سندھ از علامہ سید سلیمان ندویؒ)

خلیفہ سوئم حضرت عثمان ؓ نے عبداللہ بن عامر کو عراق کا گورنر مقرر کیا، انہوں نے ۲۲ھ / ۶۴۳ء میں ایران فتح ہونے کے بعد سندھ پر خشکی کے راستے سے حملہ کیا گیا۔ عبداللہ بن عامر بن ربیع ''کرمان'' پر قبضہ کر کے سیستان کی طرف بڑھے، سیستان کے حاکم مرزبان نے اطاعت قبول کر لی تو انہوں نے مکران پر حملہ کر دیا۔ مکران کے راجہ رتیل نے سندھ کے راجہ سے مدد طلب کی۔ مکران اور سندھ کی فوجوں نے مل کر مسلمانوں کا مقابلہ کیا لیکن مسلمان مجاہدین کے دونوں لشکروں کی مشترکہ فوج نے شکست دے کر ان کے پوری علاقے پر قبضہ کر لیا۔ سندھ کے راجہ نے مکران کے راجہ کی مدد کر کے مسلمانوں سے دشمنی مول لی تھی۔

جب سیستان کی حکومت ربیع بن زیاد کے ہاتھ میں آئی تو انہوں نے پے در پے حملے کر کے مختلف قلعے اور شہروں کو فتح کیا جن میں قلعہ زالق، شہر کرکویہ، شہر زاشت، ناشروڈ، شرواز اور قلعہ زرنج شامل تھے یہ تمام علاقے ہندوستان کے ماتحت تھے۔

ربیع بن زیاد کے بعد عبدالرحمان بن سمرہ ؓ (صحابیٔ رسول) سیستان کے حاکم بنے۔ انہوں نے بھی ہندوستان کی طرف پیش رفت کی اور کئی علاقے اپنے قبضہ میں لے لئے۔ انہوں نے زرنج کے بعد خج اور داون کے علاقے فتح کئے۔ اس کے بعد کابل، زابلستان (غزنی) اور قندھار کے علاقے فتح کئے۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضٰی ؓ کے دور خلافت میں حضرت علیؓ کی اجازت سے حارث بن مرہ نے ہندستان کے ایک علاقے پر حملہ کیا اور کامیابی حاصل کی۔ حارث بن مرہ قیقان کا مقام جوسند کا حصہ تھا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔ ۳۹ھ / ۶۵۹ء میں زیاد کو یہاں کا حاکم بنا دیا۔ امام ابن نحاسؒ کے مطابق آپ نے مکران اور قندابیل کے علاقے فتح کر لئے تھے۔

(فتوح البلدان، مشارع الاشواق)

۴۰ھ / ۶۶۰ء میں حضرت علی ؓ کی شہادت کے بعد حضرت امیر معاویہ ؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے عبداللہ بن عامر ؓ کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا وہ حضرت عثمان غنی ؓ کے دور میں بھی اس عہدے پر فائز رہ چکے تھے۔ انہوں نے راشد بن عمر کو حدودِ ہند پر روانہ کیا۔ انہوں نے وہاں کچھ کاروائیاں کیں لیکن جنگ

کی نوبت نہیں آئی۔

۴۲ھ/۶۶۲ء میں حضرت حارث بن مرہ کے بعد حضرت مہلب بن ابی صفرہ نے ہند پر حملے جاری رکھے اور شہادت کی سعادت حاصل کی۔ تاریخ فرشتہ میں مذکور ہے کہ ۴۴ھ / ۶۶۴ء میں حضرت امیر معاویہؓ نے زیاد بن ابیہ کو بصرہ، خراسان اور سیستان کا حاکم مقرر کیا۔ اسی سال زیاد بن ابیہ کے حکم پر عبدالرحمٰن بن ربیعہ نے کابل کو فتح کرلیا اور اہاں کے بیشتر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ کابل کی فتح کے کچھ عرصہ بعد عرب کے نامور مجاہد امیر مہلب بن ابی صفرہ مرو کے رستہ کابل وزابل آئے اور وہاں سے ہندوستان میں جہاد کے غرض سے درہ خیبر کے راستے سے داخل ہوئے۔ (سنن النسائی، المصباح) (مسند امام احمد بن حنبلؒ)

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں جب حجاج بن یوسف کو مشرقی ممالک کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا گیا تو اس نے سعید بن اسلم بن زرعہ کلابی کو مکران اور سرحدی سندھ کا حاکم مقرر کردیا۔ اسی دور میں ایک مشہور عربی سردار محمد علافی جو قبیلہ بنوآسار سے تعلق رکھتا تھا باغی ہوگیا اور پانچ سوسواروں کے ساتھ فرار ہوکر اومان کے راستے سندھ پہنچ گیا اور سندھ کے کافر حکمرانوں کے آلۂ کار کے طور پر کام کرتا رہا۔ سندھ کے راجہ داہر کی بھی اس نے بہت مدد کی، اسی کے لوگوں نے حجاج بن یوسف کے مقرر کردہ گورنر سعید بن اسلم کا قتل کیا تھا جو قتل کرنے کے بعد فرار ہوکر راجہ داہر کے پاس پناہ لینے چلے گئے تھے۔ راجہ داہر نے سلطنت اسلامیہ کے باغیوں

اور قاتلوں کو پناہ دے کر مسلمانوں سے دشمنی مول لے لی تھی۔ یہی وجہ تھی جس کی وجہ سے حجاج بن یوسف سندھ کے حکمران سے سخت ناراض تھا۔ اس فتنے کو ختم کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔

اموی حکمران حجاج بن یوسف میں ۸۶ ھ میں محمد ہارون کی سربراہی میں ایک لشکر مکران کی طرف روانہ کیا۔ اس لشکر نے وہاں کے راجہ کو شکست دے کر مکران فتح کر کیا۔ اسی زمانے سے سندھ میں اسلام کی باقاعدہ اشاعت شروع ہو گئی تھی۔

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں اموی گورنر حجاج بن یوسف نے چند جہاز لنکا کی طرف روانہ کئے جن کو ہندوستان کے ساحل کے ساتھ سفر کرنا تھا اس میں ہدایہ، تحائف اور تجارتی سامان لدا ہوا تھا۔ ان میں مسلمان حاجیوں کے علاوہ عرب کے ان تاجروں کی عورتیں اور بچے بھی سوار تھے جو لنکا میں انتقال کر گئے تھے۔ راجہ داہر بن ضعیفہ نے دیبل کی بندرگاہ پر ان مسلمانوں کا تجارتی مال لوٹ کیا اور ان سب تاجروں کو قیدی بنا لیا جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھیں تو ان میں سے ایک مسلمان عورت نے حجاج بن یوسف کو مدد کے لئے خط لکھا۔ حجاج بن یوسف نے خلیفہ کی اجازت سے ایک لشکر عبید اللہ بن نبان کی سربراہی میں تیار کر کے راجہ داہر کو سبق سکھانے اور اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے لئے بھیجا۔ اس لشکر کا مقابلہ دیبل کے مقام پر راجہ داہر کی فوج سے ہوا اور لشکر کے سپہ سالار شہید ہو گئے اور کامیابی نہ ہو سکی۔ پھر بدیل بن طہفتہ البجلی کو ایک لشکر دے کر دیبل روانہ کیا لیکن

بدقسمتی سے ان کا گھوڑا بدک کر بھاگا تو دشمن نے انہیں گھیر لیا اور ان کو قتل کر دیا۔ ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ فوراً ہی حجاج بن یوسف نے ایک اور لشکر تیار کیا اور اپنے چچازاد بھائی عمادالدین محمد بن قاسم کو سپہ سالار بنا کر بھیجا جو کہ اس وقت سترہ (۱۷) سال کے تھے، اس وقت وہ ایران میں مقیم تھے۔ اس لشکر میں چھ ہزار مجاہد شامل تھے بعد میں راستے میں اور جنگجو شامل ہوتے گئے۔ یہ واقعہ ۹۳ھ کا ہے، اس لشکر کا مقابلہ راجہ داہر کی ایک بڑی اور جنگجو فوج سے ہوا۔ اس جنگ میں منجنیقوں کا استعمال کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے نوازا اور راجہ داہر مارا گیا۔ (تاریخ فرشتہ)

محمد بن قاسم شیراز سے مکران اور ارمن بیلہ سے ہوتے ہوئے ۹۲ھ/۷۱۱ء میں جمعہ کے دن دیبل پہنچا۔ دیبل مورتیوں کے شہر کے طور پر مشہور تھا، سرزمینِ ہند میں محمد بن قاسم نے پہلا خطبۂ جمعہ دیا اور ایک مسجد کی بنیاد ڈالی۔ رجب ۹۳ھ/اپریل ۷۱۲ء میں محمد بن قاسم دیبل سے نیرون، سیوستان، قلعہ اشیہار کو فتح کرتا ہوا دریائے سندھ عبور کر کے راجہ داہر کے مقابلے پر آ گیا۔ یکم رمضان ۹۳ھ/۱۴ر جون ۷۱۲ء کو راجہ داہر سے جنگ شروع ہوئی جو سات دن تک جاری رہی۔ راجہ داہر کی فوج ساٹھ ہزار اور اسلامی فوج پندرہ ہزار تھی۔ راجہ داہر کی فوج کو شکست ہوئی اور وہ اس جنگ میں مارا گیا۔ بہت سے فوجیوں کو قیدی بنا لیا گیا اور بڑی تعداد میں مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ جو فوجیوں میں تقسیم کیا گیا اور باقی مالِ غنیمت دربارِ خلافت میں بھجوا دیا گیا۔ اس کے بعد محمد بن قاسم نے

برہمن آباد، ارور، سکہ اور ملتان جیسے بڑے شہر فتح کئے۔ ملتان سے ایک بڑا خفیہ خزانہ بھی ہاتھ لگا۔ محمد بن قاسم نے محمد بن مصعب کی سربراہی میں ایک لشکر سدوسان کی طرف روانہ کیا۔ یہاں کے لوگ اتنے خوفزدہ تھے کہ چند پجاریوں کے واسطے سے انہوں نے مسلمانوں سے صلح کر لی اور اس طرح یہ علاقہ بھی بغیر جنگ کئے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔ محمد بن مصعب اس مہم سے جب واپس آئے تو ان کے ساتھ چار ہزار جاٹ بھی تھے جو مسلمان فوج میں شامل ہو گئے۔ مسلمان لشکر کے سپہ سالار محمد بن قاسم نے تلہٹ کے پاس سے دریائے سندھ عبور کیا اور اس علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ ہندوستان کا ایک بڑا علاقہ اسلامی سلطنت کا حصہ بن گیا۔

محمد بن قاسم ملتان سے بڑھتا ہوا کشمیر تک پہنچ گیا، وہاں معائنہ کے بعد اس نے سرحدی نشانات مستحکم کئے۔ اب وہ قنوج پر حملے کی تیاری کر رہا تھا کہ شوال ۹۵ھ/جون ۷۱۴ء میں حجاج بن یوسف کا انتقال ہوگیا۔ محمد بن قاسم حجاج بن یوسف کی ماتحتی میں کام کر رہا تھا۔ حجاج کے انتقال کے بعد اسے انتظار کرنا پڑا کہ اب کون نیا حکمران آتا ہے اور وہاں سے اگلے اقدامات کے لئے کیا حکم آتا ہے۔ ابھی وہ اسی انتظار میں تھا کہ جمادی الثانی ۹۶ھ/ ۷۱۵ء میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کا بھی انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی سلمان بن عبدالملک خلیفہ بن گیا۔

سلمان بن عبدالملک نے ذاتی رنجش کی بنا پر حجاج کے تمام گورنروں کو معزول کر دیا اور ان کو گرفتار کر کے خلیفہ کے حضور پیش کرنے کا حکم دے دیا۔

محمد بن قاسم حجاج بن یوسف کا چچازاد بھائی تھا اس لئے اس کو خاص طور پر عتاب کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کو جو سندھ کا گورنر تھا معزول کر کے زنجیروں میں جکڑ کر واسط کی جیل میں ڈال دیا گیا۔ اس کی جگہ یزید بن ابی کبشہ سکسکی کو سندھ کا گورنر بنا دیا گیا۔ جیل میں محمد بن قاسم کو طرح طرح کی اذیتیں دے کر شہید کر دیا گیا۔ دنیا کے عظیم سپہ سالار اور فاتح سندھ نے بے بسی کے عالم میں اپنی جان آفرین کے سپرد کر دی۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

محمد بن قاسم نے جو علاقے فتح کر کے حکومت قائم کی تھی وہ شمال میں دریائے جہلم سے جس میں کشمیر کے نشیبی اضلاع شامل تھے، کوہ کابل کا سلسلہ اس کی حد بندی کرتا تھا۔ شمال مغرب میں دریائے ہلمند سے کا کروی ختم ہوتا تھا۔ جنوب مغرب میں ایران وسندھ کی سرحد اس مقام پر تھی جہاں ساحل کے سامنے مکران کا جزیرہ غشور واقع ہے۔ جنوب کی طرف بحرعرب اور جنوب مشرق میں خلیج کچھ، مشرق میں راجپوتانہ اور جیسلمیر کی سرحدیں آ کر ملتی تھیں۔ یعنی اس وقت تمام شمال مغربی صوبہ، پنجاب کا علاقہ، افغانستان کا وہ علاقہ جو دریائے ہلمند تک ہے، سارا بلوچستان اور موجودہ سندھ کے علاوہ جودھپور کی سرحد تک کا علاقہ سندھ کہلاتا تھا۔

علامہ ابن کثیرؒ نے محمد بن قاسم کی فوج کے بارے میں لکھا ہے کہ اس میں بڑے بڑے علماء کرام، اولیاءاللہ، کبار مشائخ اور تابعین کی کثیر تعداد شامل تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں علماء اور اہل اللہ کی کسی لشکر میں موجودگی کسی بڑی ہدف کی نشان

دہی کرتے ہے جو کہ یقیناً غزوہ ہند ہوسکتا ہے۔

سلمان بن عبدالملک کے انتقال کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے۔ ان کا دورخلافت ۹۹ھ تا ۱۰۱ھ تھا۔ ان کی خلافت خلافت راشدہ کی طرز پر تھی ان کی فتوحات کا مقصد علاقوں پر قبضہ کرنا اور دولت جمع کرنا نہیں تھا۔ انہوں نے ہندوستان کے مختلف راجاؤں اور حکمرانوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ ہندوستان کے راجاؤں کو ان کے اخلاق اور عادات کی خبر ہو چکی تھی۔ انہوں نے ان کے خطوط کا مثبت جواب دیا اور بہت سے حکمرانوں اور راجاؤں نے اسلام قبول کرلیا اور اپنے اسلامی نام رکھ لئے۔ راجہ داہر کے بیٹے ''جیشہ'' نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی وفات کے بعد باقی خلفائے بنی امیہ کے عہد میں بھی خلافت کی طرف سے گورنر مقرر ہو کر سندھ آتے رہے لیکن کوئی غیر معمولی اور قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔ ہشام بن عبدالملک (۱۰۵ یا ۱۲۵ھ) کے عہد میں جنید بن عبد الرحمان المری سندھ کا گورنر ہوا۔ یہ بڑا حوصلہ مند اور باہمت اور سخی انسان تھا۔ اس نے سندھ پر اپنا کنٹرول مضبوط کر کے دوسری علاقوں کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس نے ایک لشکر اجین اور ایک لشکر ضبیب بن مرہ کی سربراہی میں مالودہ کی طرف روانہ کیا۔ علامہ بلاذری کے مطابق ان کو وہاں سے بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا لیکن وہ اس علاقے کو فتح نہیں کر سکے۔ آخری اموی گورنر منصور بن جمہور الکلبی تھا جو مروان الحمار (۱۲۷ھ۔ ۱۳۲ھ) کے

عہد میں سندھ آیا اور مورخین نے لکھا ہے کہ ''منصورہ'' شہر اسی کا آباد کیا ہوا ہے۔ منصور کی گورنری کے دوران اموی خلافت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ ۱۳۲ھ میں عباسی برسر اقتدار آ گئے تھے تو انہوں نے سندھ میں اپنے گورنر مقرر کیئے۔

سندھ کے عباسی گورنروں میں سب سے بہادر اور قابل ہشام بن عمرو تغلبی تھا۔ اس نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ جو علاقے فتنہ انگیزی کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے تھے ان پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اس نے ایک لشکر کشتیوں کے ساتھ تیار کیا اور بھڑوچ کے قریب قندھار پر حملہ کر کے اسے زیر کر لیا۔ اس کے علاوہ کشمیر پر چڑھائی کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔ مامون رشید کے زمانے تک سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ بہت مضبوط تھا۔ معتصم باللہ کے زمانے میں مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور نزاری اور یمنی ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے۔ اس وقت سندھ کا گورنر عمران بن موسیٰ تھا۔ عمران کی ہمدردیاں یمنیوں کے ساتھ تھیں جس کی وجہ سے نزاری اس سے ناراض تھے۔ پھر ایک تیسرا گروہ ہباری اٹھا۔ عمر بن عبدالعزیز ہباری نے عمران بن موسیٰ کا خاتمہ کر کے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

۲۴۰ھ میں ہباری حکومت کا آغاز ہوا۔ ۲۹۰ھ میں ملتان کے ایک خاندان بنو سامہ نے اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ ملتان اور منصوری دو آزاد ریاستوں میں تقسیم ہو گئے۔

شمال مغربی ہند کی طرف سے جو قافلہ سب سے پہلے ہندوستان میں داخل

ہوا وہ امیر سبکتگین کا تھا۔ اس کی آمد یہاں کے راجہ جے پال کی سورشوں کی وجہ سے ہوئی وہ پنجاب، پشاور اور کابل کا حکمران تھا۔ اس نے امیر سبکتگین کی ریاست پر حملے کرنے کی منصوبہ بندی شروع کر دی تھی اور ہاتھیوں کا ایک لشکر لے کر ۳۶۹ھ / ۹۷۹ء اسلامی سلطنت کی طرف پیش قدمی کر دی تھی۔ جب امیر سبکتگین کو اس حملے کی اطلاع ملی تو اس نے اپنی فوج کے ساتھ طغان کے مقام پر اس کا مقابلہ کیا۔ کئی روز تک شدید لڑائی کے بعد راجہ جے پال نے صلح کی درخواست کی۔ اس جنگ میں امیر سبکتگین کا ہونہار بیٹا محمود غزنوی بھی شریک تھا، انہوں نے اس صلح کی پیشکش کو نامنظور کرنے کی رائے دی۔ لیکن جب انہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ راجپوت اپنی ضد اور آن کے بہت پکے ہوتے ہیں، جب یہ اپنی شکست کو یقینی سمجھ لیتے ہیں تو اپنے ہاتھوں سے اپنی عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیتے ہیں اور اپنے تمام مال واسباب کو آگ لگا دیتے ہیں تو محمود غزنوی صلح کرنے پر راضی ہو گئے۔

صلح کی شرائط طے ہو گئیں اور راجہ جے پال واپس لاہور آ گیا۔ صلح کی شرائط میں جو ہرجانہ طے ہوا تھا اس سے مکر گیا۔ امیر سبکتگین نے اپنے نمائندے لاہور بھیجے کہ اس سے ہرجانے تقاضہ کریں تو راجہ جے پال نے انہیں قید کر لیا۔ اس نے امیر سبکتگین کو پیغام بھجوایا کہ جب تک میرے قیدی نہیں چھوڑو گے میں تمہارے قاصدوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ جب امیر سبکتگین کو اس کا پیغام ملا تو وہ انتہائی غصہ میں آ گیا اور ایک بھاری لشکر لے کر ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ راجہ جے پال نے بھی اس علاقے کے دوسرے ہندو راجاؤں کے ساتھ مل

کر ایک بڑا لشکر تیار کر لیا تھا۔ دہلی، کالنجر اور قنوج کے راجوؤں نے جے پال کی بھرپور فوجی اور مالی مدد کی۔ پشاور کے مضافات پر دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہوئیں۔ جے پال کی اتحادی فوج میں ایک لاکھ سوار اور بے شمار پیادے شامل تھے۔ اتنی بڑی فوج کو دیکھ کر امیر سبکتگین نے اپنے لشکر کے سامنے ایک ولولہ انگیز اور پُر جوش تقریر کی جس کی وجہ سے اس کے لشکر میں ولولہ اور جوش بڑھ گیا، امیر سبکتگین کے لشکر نے جے پال کی فوج پر زبردست حملہ کیا، شدید لڑائی کے بعد جے پال کی فوج کے قدم اکھڑ گئے اور اس کے فوجی بدحواس ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ جے پال نے کوشش کر کے اپنے سپاہیوں کو اکٹھا کر کے مقابلہ کرنے کی ناکام کوشش کی لیکن شکست سے دوچار ہوا۔ کابل اور پشاور کے سارے علاقے پر امیر سبکتگین کا قبضہ ہو گیا۔ امیر سبکتگین اپنے ایک نائب کو دو ہزار کے سوار فوجی دستہ کو پشاور میں چھوڑ کر غزنی روانہ ہو گیا۔ اس علاقے کے افغانی اور خلجی صحرا نشینوں نے امیر سبکتگین کی اطاعت قبول کر لی تھی اور وہ اسلامی سلطنت کے وفادار ہو گئے۔

امیر ناصر الدین سبکتگین کا بیس (۲۰) سال حکومت کرنے کے بعد ۳۸۷ھ / ۹۹۷ء میں چھپن (۵۶) سال کی عمر میں بلخ کے قریب ترمذ میں انتقال ہو گیا اور ان کو غزنی میں دفن کیا گیا۔

امیر سبکتگین کی وفات کے وقت ان کا بڑا بیٹا سلطان محمود غزنوی نیشاپور میں تھا۔ مرحوم کی وصیت کے مطابق امیر اسماعیل بلخ میں اپنے باپ کا جانشین ہوا۔

وہاں پر اس کی کوششوں کے باوجود حالات اس کے قابو میں نہیں آئے۔ فوج اور رعایا پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑتی جا رہی تھی۔ سلطان محمود غزنوی نے وہاں کا بھی انتظام اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

سلطان محمود غزنوی ؒ (۳۵۷ھ - ۴۲۱ھ) نے اپنے اوپر غزوہ ہند فرض کر لیا تھا۔ وہ اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شوال ۳۹۱ھ / ۱۰۰۱ء میں دس ہزار فوج کے ساتھ غزنی سے پشاور آیا۔ یہاں راجہ جے پال کے بچے کچے ساتھیوں سے سخت مقابلے کے بعد پشاور پر مکمل فتح حاصل کر لی اور بہت سا مال غنیمت و اسباب لے کر غزنی واپس چلا گیا۔ دو سال بعد اس نے پھر ہندوستان کا رخ کیا اور ہندوستان کے کئی علاقے فتح کیے، بے شمار مال و دولت اس کے ہاتھ لگا۔ اس رقم سے اس نے غزنی میں عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی جو خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی۔ مسجد کے ساتھ ایک عالی شان مدرسہ بھی تھا اور ایک کتب خانہ بھی بنوایا جس میں نادر کتب جمع کی گئیں تھیں۔

ملتان کے قریب بھالیہ کے مقام پر ایک ہندو راجہ رہتا تھا۔ جس کا نام بیہیٹر رائے تھا، وہ انتہائی مغرور اور ظالم حکمران تھا۔ وہ نہ سلطان محمود کی پروہ کرتا تھا اور نہ راجہ جے پال کو نظر میں لاتا تھا۔ ۳۹۵ھ میں سلطان نے بھالیہ پر حملہ کر دیا کئی روز تک جنگ ہوتی رہی اس دوران سلطان نے بیہیٹر رائے کو قتل کر دیا اور اس کی فوج کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے دوسرے سال سلطان نے ملتان کے ایک راجہ ابوالفتح کو اس کی غداری کی سزا دینے کے لئے اس پر حملہ کر دیا اس نے

انندلال سے مدد کی درخواست کی۔ انندلال سلطان کا راستہ روکنے کے لئے لاہور سے پشاور پہنچ گیا۔ سلطان نے انندلال کا مقابلہ کیا جس میں انندلال کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور وہ کشمیر کی طرف بھاگ گیا۔ انندلال کو شکست دینے کے بعد سلطان ملتان کی طرف روانہ ہوا اور ابوالفتح کو اس کے انجام پر پہنچا کر واپس غزنی چلا گیا۔

۳۹۹ھ میں سلطان محمود غزنوی پھر ایک بڑی فوج کے ساتھ ہندوستان پر حملہ کر دیا۔ کیونکہ اس دوران انندلال اپنی منتشر فوج کو جمع کر کے اور مزید جنگی مال واسباب اکٹھا کر کے سلطان پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ اس نے دوسرے راجاؤں کے ساتھ ساز باز کر کے اپنی مدد پر راضی کر لیا تھا۔ چنانچہ اجین، گولیار، کالنجر، قنوج، دہلی اور اجمیر کے راجاؤں نے اس کی کھل کر مدد کی۔ پشاور کے قریب دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ اس علاقے کے ہندوؤں میں بھی بہت جوش وخروش پایا جاتا تھا۔ وہاں کی عورتوں نے اپنے زیور بیچ بیچ کر ہندوؤں کے لشکر کی مدد کی۔ اور جو عورتیں غریب تھیں یا جن کے پاس زیورات نہیں تھے انہوں نے چرخہ کات کے اور مزدوری کر کے پیسے جمع کئے اور ان سے ضرورت کی چیزیں خرید کر اپنے لشکر والوں میں تقسیم کیں۔ جب سلطان کو ہندوؤں کے لشکر کی تیاری اور وہاں کے لوگوں کے جوش وخروش کا علم ہوا تو اس نے بڑی احتیاط اور دور اندیشی سے کام لیا۔ اس نے حکم دیا کہ لشکر کے دونوں طرف خندقیں کھودی جائیں تاکہ اس طرف سے حملہ نہ ہو سکے۔ پھر سامنے سے ایک ہزار تیر انداز آگے بڑھے

اور تیر برساتے ہوئے دشمن کے لشکر کے قریب پہنچ گئے۔ دشمن فوج نے سامنے اور اطراف سے مسلمان فوج پر حملہ کر دیا اور بہت سے ہندو گکھڑ فوجی خندقیں پار کر کے حملہ آور ہو گئے اور گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد قتل ہوئی۔ مسلمان فوج پر پسپائی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اتفاق سے انند پال کا ہاتھی جنگ کے شور کی وجہ سے بدک گیا اور واپسی کی طرف بھاگا۔ جس کی وجہ سے ہندو فوجی یہ سمجھے کہ بادشاہ ڈر گیا اور واپس بھاگ رہا ہے۔ ان کے اندر بھی بزدلی پیدا ہو گئی اور انہوں نے بھی میدان جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا۔ مسلمان فوجیوں نے ان کا تعاقب کیا اور بھاگتے ہوئے فوجیوں میں سے تقریباً آٹھ ہزار فوجیوں کو مار دیا۔ اس جنگ میں سلطان محمود کو فتح حاصل ہوئی۔

اس فتح کے بعد سلطان نے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا اور نگر کوٹ (ضلع کانگڑا) کے قلعہ بھیم کو فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ یہ قلعہ راجہ بھیم کے زمانے میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر بنایا گیا تھا۔ اس قلعہ میں قیمتی سامان، مال، و دولت، اشرفیاں، جواہرات رکھے جاتے تھے جو مختلف راجہ نذرانے کے طور پر بھیجتے تھے۔ سلطان نے اس قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ قلعہ والوں نے محاصرہ سے تنگ آ کر تین دن میں ہی قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ محمود غزنوی نے قلعہ میں موجود تمام لوگوں کی جان بخشی کر دی اور قلعہ کی تمام دولت جو راجہ بھیم کے زمانے سے لے کر اب تک جو جمع کی ہوئی تھی اس پر قبضہ کر لیا اور تمام مال غزنی بھجوا دیا۔ کانگڑا کی فتح کا واقعہ ۴۰۱ھ / ۱۰۱۰ء میں ہوا۔

۴۰۵ھ/۱۰۱۴ء میں سلطان محمود غزنوی نے تھانیسر پر حملہ کر دیا اور یہاں کے مندروں اور بتوں کو منہدم کر دیا۔ سلطان محمود غزنوی نے دہلی کو فتح کرنے کا ارادہ کیا تعوان کے مشیروں میں مشورہ دیا کہ دہلی کو فتح کرنے سے پہلے پنجاب پر قبضہ کرلیا جائے۔ لیکن انند پال کے ساتھ معاہدے کی وجہ سے سلطان محمود نے ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھا اور وہ واپس غزنی لوٹ گیا۔

۴۰۶ھ میں محمود غزنوی نے کشمیر کو فتح کرنے کے لئے حدود کشمیر پہنچ کر قلعہ لوہ کوٹ جو کہ ایک بلند مقام پر تھا اور انتہائی مضبوط تھا، اس کا محاصرہ کرلیا۔ سخت سردی اور برف باری کا موسم تھا۔ کچھ دن محاصرہ کرنے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ وہ زیادہ دن تک اس شدید موسم میں قلعہ کا محاصرہ نہیں کر سکتے تو اس نے محاصرہ ختم کر دیا اور غزنی واپس چلا گیا۔

۴۰۹ھ محمود غزنوی نے قنوج پر فوج کشی کر دی اور راجہ جے پال کے مضبوط قلعہ پر حملہ کر دیا۔ راجہ جے پال کی مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور اس نے صلح کا پیغام بھیجا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کرلیا۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ قنوج میں تین دن قیام کرنے کے بعد وہ واپس وطن لوٹ گیا۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں! سلطان محمود غزنویؒ نے ہر سال ہندوستان پر حملہ کرنا فرض کرلیا تھا جب تک کہ اس کو فتح نہ کرلے۔ پس انہوں نے ہندوستان کا ایک وسیع علاقہ فتح کرلیا تھا۔ سومنات کا علاقہ ہندوؤں کا مضبوط گڑھ تھا وہاں کے

مندر کے بت کی ہندو بہت زیادہ پوجا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ دیوتا زندگی اور موت دیتا ہے۔ اس بت کی زیارت کے لئے مختلف علاقوں اور شہروں سے آتے تھے اور اس کی پوجا کرتے تھے۔ ۴۱۵ھ / ۱۰۲۴ء میں سومنات کی جنگ پیش آئی۔ سلطان محمود غزنوی نے اس بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جو ان کے عقیدے کے مطابق ہر روح کو جسم عطا کرتا تھا۔

سومنات کی فتح سے پہلے سلطان محمود غزنویؒ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ ان سے دعا کروائیں اور روحانی طاقت حاصل کریں۔ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ نے اپنا خرقہ ان کو تحفہ میں دیا۔ حضرت خرقانیؒ سے ملاقات سے واپس آکر سلطان محمود غزنویؒ نے وہ عطا کردہ خرقہ بہت حفاظت سے رکھا۔ جس زمانے میں محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا تھا تو اسے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں ہندوؤں کی فوج مسلمانوں پر غلبہ نہ حاصل کر لے۔ اس وقت پریشانی کے عالم میں سلطان محمود نے حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کا عطا کردہ خرقہ ہاتھ میں لے کر سجدہ میں گر گیا اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرنے لگا:

اے اللہ! اس خرقہ کے مالک کے صدقہ سے مجھے ان ہندوؤں کے مقابلہ میں فتح عطا فرما۔ میں یہ نیت کرتا ہوں کہ یہاں سے حاصل ہوا مال غنیمت غریبوں، محتاجوں اور یتیموں میں تقسیم کروں گا۔ تاریخ دانوں نے لکھا ہے کہ اس دعا کے مانگتے ہی آسمان کے ایک حصہ سے سیاہ بادل اٹھے اور پورے آسمان پر چھا گئے۔ بادلوں کی گرج اور چمک سے ہندوؤں کا لشکر خوف اور پریشانی کا شکار ہو گیا۔ ان

کے درمیان دو رائے ہوگئیں کہ جنگ کی جائے یا واپس جایا جائے۔ اس بحث کی وجہ سے پریم دیوا اپنا لشکر پٹن (نہروالہ) سے لے کر واپس چلا گیا، ان کی فوج کو شکست ہوئی، مسلمانوں کا لشکر فتحیاب ہوا۔ (تاریخ فرشتہ)

سلطان محمود غزنوی نے پینتیس (۳۵) سال حکومت کی اور ہندوستان کا ایک بڑا علاقہ کشمیر سے قنوج تک اپنے زیرنگیں کرکیا اور کوئی طاقت ایسی نہیں بچی تھی جو مسلمانوں سے مقابلہ کر سکے۔ سلطان محمود غزنوی کی وفات ۲۳/ ربیع الثانی ۴۲۱ھ / ۵/ مئی ۱۰۳۰ء کو ہوئی اور غزنی کے قصر فیروز میں سپرخاک کر دیا گیا۔ وفات کے وقت محمود غزنوی کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی۔

سلطان محمود غزنوی کے بعد شہاب الدین غوری نے ہندوستان کو فتح کرنے کے لئے حملے کئے اور راجہ پرتھوی راج کو شکست دے کر اپنی حکومت قائم کی۔ شہاب الدین غوری نے بہت تیزی کے ساتھ ہندوستان کا ایک بڑا علاقہ فتح کرلیا لیکن اس کے پاس ایسے افراد کی کمی تھی جو ان علاقوں کا انتظام اور نظم ونسق سنبھال سکیں جن کی وجہ سے ان علاقوں میں بغاوتیں اور فتنہ وفسادات پھوٹ پڑے جن کی وجہ سے سلطان کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔

۱۲۰۶ء میں سلطان شہاب الدین غوری خود بغاوتوں کو کچلنے کے لئے ہندوستان آیا اور کافی حد تک دوبارہ کنٹرول حاصل کرلیا۔ بغاوتیں کچلنے کے بعد جب شہاب الدین غوری واپس جا رہا تھا تو دریائے جہلم کے کنارے ومیک نامی

ایک مقام پر ایک اسماعیلی ملحد نے اپنے لشکر کے ساتھ سلطان کی فوج پر حملہ کر دیا۔ اس اچانک حملہ میں سلطان شہاب الدین غوری کو قتل کر دیا گیا۔ مورخین نے سلطان شہاب الدین غوری کی موت کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا تھا۔

حاجی دبیر جوز جانی ایک روایت لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا!

'' ستكون علی راس ستماثه و شی '' کچھ ادھر چھ سا برس بعد، اس کے بعد مورخ لکھتا ہے کہ غوری کی وفات ۶۰۲ھ میں ہوئی۔ اس بنا پر یہ سمجھا گیا کہ شہاب غوری کی موت قیامت کی پہلی نشانی تھی۔ اس کی موت کے فوراً بعد اسی سال سے چنگیز خان کے حملوں کا سلسلہ شروع ہوا۔

اسی زمانے میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی ؒ اور دیگر صوفیاء کرام ہندوستان میں اسلام کی سربلندی اور تبلیغ و ترویج کا کام کر رہے تھے اور ہزاروں لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کر رہے تھے۔ مسلمانوں نے ہندوستان میں آٹھ سو سال حکومت کی۔ مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ مسلمانوں کے زوال کا اصل سبب دین سے دوری، آپس کی رنجشیں اور غداریاں اور عیش و عشرت تھا۔ اللہ تعالیٰ کا انسانوں کے بارے میں عروج و زوال کا قانون ایک سا رہتا ہے۔ بنی اسرائیل کو تین آسمانی کتابیں توریت، زبور اور انجیل عطا فرمائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں گیارا انبیاء کے علاوہ تمام انبیاء کرام بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علم و حکمت سے بھی

نواز تھا اور ان کو حکمت بھی عطا کی تھی۔ لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی حدود سے تجاوز کیا، رسولوں کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت، رسوائی، محتاجی اور مسکنت مسلط کر دی۔ ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے کچھ ایسی ہی حالات ہو گئے تھے جس کی وجہ سے انہیں زوال اور ذلت جھیلنی پڑی۔ مسلمانوں نے صلیبی جنگوں، تاتاری مظالم، اسپین و بغداد کے سقوط سے کوئی سبق نہیں سیکھا، جہاد کو ترک کر دیا اور شراب و شباب میں غفلت اور دنیاوی عیش و عشرت کی زندگی کو اختیار کیا جس نے انہیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔

ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کے بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے ۱۷۰۷ء میں انتقال کے بعد بائیس (۲۲) بادشاہ آئے جو آپس میں الجھنے اور عیش و آرام کی زندگی گزارنے کی خواہش کی وجہ سے کوئی قابل ذکر کام نہ کر سکے۔ مرکز کے کمزور ہونے کی وجہ سے بغاوتوں نے سر اٹھایا۔ ان بغاوتوں کا بروقت تدارک نہ ہونے کی وجہ سے بادشاہ کا کنٹرول مزید کم ہوتا چلا گیا اور مرہٹوں، روہیلوں، سکھوں اور دیگر غاصبوں نے حملے شروع کر دئے۔ پندرویں صدی سے ہی ہندوستان میں پرتگیزیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی تھی۔ ان کے بعد جہانگیر بادشاہ کے دور میں فرانسیسی اور انگریزوں نے بھی آنا شروع کر دیا تھا۔ انگریزوں نے جہانگیر بادشاہ کی اجازت سے اپنے پادریوں کو ہندوستان میں بلانا شروع کر دیا اور باقائدہ مسیحی مشن کا آغاز کر دیا جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ برطانیہ کے بادشاہ جیمس اول نے سر ٹامس رو کو ۱۶۱۵ء میں ہندوستان میں اپنا

سفیر مقرر کر دیا۔

ایک مرتبہ شاہی محل کی ایک عورت بیمار پڑ گئی۔ بادشاہ نے اس کا ہر قسم کا علاج کروایا لیکن وہ صحت یاب نہ ہو سکی۔ بادشاہ اس کی صحت کی طرف سے مایوس ہو چکا تھا، اس کی گرتی ہوئی صحت کی وجہ سے باشاہ بہت پریشان رہتا تھا۔ ہرطانیہ کے سفیر کو جب اس کی بیماری کا معلوم ہوا تو اس نے بادشاہ سے اس کا علاج کرنے کی اجازت طلب کی، بادشاہ مجبور تھا وہ اس عورت کی شفایابی کے لئے ہر علاج کروانے کے لئے تیار تھا، اس نے سفیر کو اجازت دے دی۔ اس نے انگریز ڈاکٹروں کے ذریعہ اس کا علاج شروع کیا اور آہستہ آہستہ اس کی بیماری ختم ہوگئی اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہوگئی۔ بادشاہ نے سر ٹامس رو کو بلوا کر انعام واکرام سے نوازنا چاہا لیکن اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں سونے وچاندی کے بجائے آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں آپ اسے قبول کر لیجئے۔ بادشاہ نے کہا کے کہو میں تیار ہوں۔ اس نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ کی مجھ پر عنایات اس سے قبل بھی بہت ہیں میں ایک اور عنایت کا محتاج ہوں اگر آپ وہ پوری کر دیں تو صرف مجھے ہی نہیں بلکہ میری پوری قوم کو مستفید ہونے کا موقع میسر آ جائے گا۔ اس طرح اس نے سونے چاندی کے انعامات کے بجائے ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہندوستان میں تجارت کرنے پروانۂ اجازت حاصل کر لیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ دو سال کے اندر مغلیہ سلطنت میں انگریزوں کے آگرہ، احمد آباد، برہان پور، بھروج اور سورت میں پانچ مضبوط مراکز قائم ہوگئے۔ سر ٹامس رو نے جہانگیر بادشاہ سے انگریزوں کے

لئے وہ سہولیات حاصل کرلیں تھی جو پرتگیز اور ہالینڈ کی کمپنیوں کو حاصل نہیں تھیں۔ انگریز رفتہ رفتہ ہندوستان میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے میں کامیاب ہو گئے اور اپنی سازشوں، مسلمان حکمرانوں کی کم ہمتی اور مسلمانوں کی غداریوں کی وجہ سے مسلمان حکومت کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو گئے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی آخری چٹان ٹیپو سلطان نے بہادری اور جوانمردی کے جوہر دکھاتے ہوئے انگریزوں کا مقابلہ کیا لیکن غداروں کی وجہ سے اسے سرنگاپٹم میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور شہادت کا درجہ حاصل کیا۔

انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کے فوراً بعد مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو ختم کرنے کا کام شروع کر دیا۔ ٹیپو سلطان اور بنگال کے سراج الدولہ کے ختم ہونے کے بعد کوئی ایسا لیڈر نہیں تھا جو انگریزوں کا مقابلہ کر سکے۔ مسیحی مشنریوں نے مسلمانوں کو مختلف فرقوں میں تقسیم کرنے کا کام زور شور سے شروع کر دیا۔ مسلمانوں کو آپس میں نظریاتی جنگ میں الجھا دیا۔

احادیث کا انکار کیا جانے لگا، قرآن حکیم کا تعلق صاحب قرآن حضرت محمد ﷺ سے توڑ کر من مانی تشریح خاص مقاصد کے لئے کی جانے لگی۔ مسلمانوں کو انگریز حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے ان کو غلامی کے آداب سکھانے کی ترغیب دی جانے لگی۔ مسیحی مبلغین بھی اپنا کام زور شور سے کرنے میں سرگرم عمل تھے اور کسی حد تک مسلمانوں کو مرتد بنانے میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔ قرآن

کریم اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں اور توہین کے واقعات سامنے آنے لگے تھے۔ جہاد کی روح کو ختم کرنے کے لئے منکرینِ جہاد کے گروہ تیار کئے گئے تھے تاکہ مسلمان انگریزوں کی ہمیشہ ہمیشہ کی غلامی کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو جائیں۔ جھوٹے نبی اور جھوٹے امام مہدی ہونے کے دعویدار پیدا ہو گئے۔ اسلام کی اصل صورت کو مسخ کرنے کی سازشیں شروع ہوگئی۔ مسلمانوں کو اصل پر عمل کرنے کے بجائے فروعی بحثوں میں الجھا دیا گیا، مسلمان آپس میں دست و گریبان ہونے لگے۔ مسلمانوں کی اجتماعیت ختم ہو کر رہ گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظریاتی محاذ پر علماء، صوفیاء اور مسلمان دانشوروں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مسلمان سیاسی غلامی کو تسلیم کر چکے تھے ان کے اندر جہاد بالقلم اور جہاد باللسان کا جذبہ بھی کمزور پڑ چکا تھا۔ اسی دوران جب سلطنت عثمانیہ کا زوال ہوا تو ساری دنیا کے مسلمان انتہائی پستی کا شکار ہو گئے۔ حکومت نے دین اور سیاست کو الگ الگ رکھنے کا قانون پاس کر دیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی وہ تمام واقعات بیان فرما دئے تھے جو قیامت تک واقع ہونے والے تھے تاکہ آئندہ وقوع پذیر ہونے فتنوں سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔ آزمائشوں اور مصائب میں ثابت قدم رہتے ہوئے اپنی اور اہل اسلام کی حفاظت کر سکیں۔ حضرت امام مسلمؒ روایت فرماتے ہیں!

حضرت عمرو بن حاطب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لائے اور ظہر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لائے اور عصر کی نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں خبر دیدی اس کی جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ پس ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس نے اس کو زیادہ یاد رکھا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے اور میں نے اس کو تمام مشارق و مغارب دیکھ لئے ہیں۔ اور جو زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی اور مجھے سرخ وسفید دو خزانے دیئے گئے اور میں نے اپنی امت کے لئے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ وہ اس کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ ان پر کوئی دشمن مسلط نہ کیا جائے جو ان سب کی جانوں کو مباح کرے اور بے شک میرے رب نے فرمایا! اے محمد (ﷺ)! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں ہوتا، اور بے

شک میں نے تمہاری امت کے لئے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جانوں کو مباح کرے خواہ ان کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں۔ ہاں اس امت کے بعض لوگ بعض لوگوں کو ہلاک کریں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔ (صحیح مسلم)

امت مسلمہ ہند پر حملہ آور ہوتی رہے گی تا کہ اللہ تعالیٰ ہند پر حملہ آور ہونے والے مجاہدین کو جو بشارتیں دی ہیں اس میں شریک ہو سکیں۔ جو مجاہد اس جنگ میں شہید ہو جائیں گے ان کا شمار افضل الشہداء میں ہوگا اور جو مجاہد غازی بن کر لوٹیں گے ان کی تمام گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ صحیح احادیث کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ غزوۂ ہند کی تکمیل امام مہدی کے دست مبارک کے ذریعہ ہوگی۔ جس میں ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا جائے گا اور ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ہندوستان مکمل طور پر مسلمانوں کے ماتحت آ جائے گا۔

## ہندوؤں کی روایات:

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں جن حالات کا ذکر آیا ہے ان میں یہ ہے کہ کلیگ سے پاپ دھویا جائے گا۔ سچے مذہب کی حکومت قائم ہوگی۔ دھرم کا گرو ایشور کا سچا بندہ (چن بسوا ایشور) ہوگا، کفر مٹ جائے گا، پتھر کی مورتی کی پوجا بند ہو جائے گی۔ وہ دنیا کو آگ لگا دے گا، ایشور کا سچا بندہ (چن بسوا ایشور) ترپتی، ترملی کی دولت ہمپی میں تقسیم کرے گا۔ (ترپتی اور ترملی جنوبی ہندوستان کے گو مشہور مندروں کی دولت ہے جو کروڑوں کے حساب سے مندر کے تہ خانوں میں جمع ہے)، برہمنوں کو گوشت کھلایا جائے گا، کاشی کا لنگ توڑ دیا جائے گا، سری شل کی دیوی توڑ دی جائے گی۔ والی کا خزانہ نکال کر میدان میں ڈال دیں گے (یہ راون اور والی کا لوٹا ہوا مال ہے جو ہمپی کے مقام پر دفن ہے) جس کی مقدار ایک پدم تا تین پدم بتائی گئی ہے۔ (کنڑی ویر برہمیا۔ صفحہ۲)

ایشور کے سچے بندے (چن بسوا ایشور) کے زمانے میں دنیا کی خیر نظر نہیں آئے گی۔ بارہ لاکھ فوج سے لیس ہو کر آئے گا۔ مشرقی چندر گری (ترپتی) کو خان خانوں کے ساتھ کو مل کر چلے گا۔ سری گری میں ترملیش کے خزانے نکالے گا، روم کے خان ساتھ آئیں گے۔ ہیمو خان مستی توڑ دیں گے، شمالی خان چڑھ آئیں گے۔ دنیا تہ و بالا ہو جائے گی، آٹھوں سمتیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ ہمپی میں سب جھنڈے جمع ہو جائیں گے۔ والی کا خزانہ نکالنے کا وقت آ جائے گا۔ اللہ، اللہ کہتے ہوئے سب خان پچھی دیوی پر بے ساختہ ہو کر جھپٹ پڑیں گے۔

(دولت باہر نکالنے کے لئے)

(چن بسوایشور کالگان، شرن لیلا مرت، قدیم نسخہ)

ترک (مسلمان) ترپتی کے دیوستان میں گھس جائیں گے۔ ان کو وہاں سے بہت دولت ملے گی۔ تین گھڑیوں میں وہ بڑے بڑے گنبد اور مقبرے بنائیں گے۔ (پوتلورویر برہیما)

سری گروچن بسوایشور (اللہ کا سچا بندہ) بادشاہ روم (ترک مسلمان بادشاہ) روس والے مسلمان نو (۹) پالے گا۔ حکمران مل کر بے حساب یعنی ایک پدم سے تین پدم تک کی دولت وہاں کے بھنڈار سے نکالیں گے۔ سیاست اور مذہب دونوں مل کر چلائیں گے۔ (اکھنڈ منی)

گنتی کے پچاسی ہزار (۸۵۰۰۰) گھوڑوں پر سوار مست پٹھان بڑی ندی (دریائے سندھ) پار کر کے ٹانک میں داخل ہوں گے۔ ہری ہر کی دیوی کی مورتیاں توڑیں گے، تیرتھ اور ان کے مقدس مقامات کو نیست و نابود کر دیں گے۔ مسلمانوں کی فوج بلند آواز کے ساتھ نعرے مارتے ہوئے (اللہ اکبر) لڑے گی۔ ان سے مقابلے کی تاب کسی کو نہ ہوگی۔ حشرات الارض کی طرح مسلمانوں کی فوج ترپتی میں داخل ہوگی۔ سری وینکٹیشن کے مندر میں گھس کر دیوی کو توڑ کر خزانہ نکال لیں گے۔ (کوڑیکل بسپا)

پنڈت شری رام اچاریہ اپنی کتاب ''اکھنڈ جیوتی'' میں لکھتے ہیں۔ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ (زمانہ) بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔ کلیگ (فتنوں کا

دور) اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ ایک ایسا دور آ رہا ہے کہ جسے ست یگ (سچا برحق زمانہ) کہا جا سکتا ہے۔ منوسمرتی، لنگ پران اور بھاگوت میں دئے گئے اعداد کے مطابق حساب پھیلنے سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے۔ ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ ٹھیک ان ہی دنوں میں ہو سکتا ہے جس میں یگ بدلنا چاہئے۔ (بحوالہ: اگر اب بھی نہ جاگے تو از مولانا شمس نوید عثمان)

(جب ہندوستان فتح ہوگا از توسیف احمد خان))

# غزوہ اور جنگیں

رسول اللہ ﷺ کے حیات مبارکہ کے زمانے میں آپ ﷺ کی ہدایات اور فیصلوں کے مطابق دو قسم کی جنگیں ہوتی تھیں۔ ایک وہ جنگیں جن میں رسول اللہ ﷺ بذات خود شرکت فرماتے تھے اور لشکر کی قیادت کرتے تھے، چاہے اس میں جنگ اور مقابلے کی نوبت آئی ہو یا نہیں۔ دوسری وہ جنگیں اور مہمات جو رسول اللہ ﷺ کے حکم اور ہدایات کے مطابق صحابہ کرام ؓ کی قیادت میں کی گئیں جن میں رسول اللہ ﷺ بذات خود شریک نہیں ہوتے تھے۔

صحابہ کرام ؓ کی محفلوں میں اکثر ہندوستان کا ذکر رہتا تھا، یہ ذکر رسول اللہ ﷺ کے ان فرمودات کی روشنی میں ہوتا تھا جو آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ہندوستان کی فتح کے بارے میں ادا ہوتے تھے۔ جیسا کے حضور اکرم ﷺ نے روم، قسطنطنیہ (استنبول)، فلسطین، ایران اور یمن کی فتح کی بشارت دی تھی۔ آپ ﷺ نے ان تمام علاقوں کی فتح کے بارے میں اس کی نسبت اپنی طرف کی اور فرمایا کہ یہ مجھے دے دئے گئے حالانکہ یہ تمام علاقے بعد کے دور میں آپ کے صحابہ اور آپ کی امت کے لوگوں نے فتح کئے تھے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعد کے دور میں جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے احکامات اور سنت کے مطابق کام کرتے ہیں وہی آپ ﷺ کے سچے امتی کہلانے کے حقدار ہیں۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کے بعد کے زمانے میں جب مجاہدین اسلام ہندوستان پر حملہ کر کے مشرکینِ ہند سے جنگ کریں گے اور ان پر فتح حاصل کریں گے تو اس کو

بھی غزوہ ہند کہا گیا ہے۔ ہندوستان کی سرزمیں ہزاروں سال سے کفار اور مشرکین کا مضبوط گڑھ رہی ہے جو مسلمانوں کی فتح کے بعد اسلام کا مرکز بن جائے گی۔ اس غزوہ کے شہید اور غازی کی مثال غزوہ بدر کے شہداء اور غازیوں سے دی گئی ہے اور فرمایا کہ ان مجاہدین کے اگلے اور پچھلے گناہ سب معاف کر دئے جائیں گے۔ اس غزوہ میں شہید ہونے والے مجاہدین کو افضل الشہداء کا مقام ملے گا۔ یہ مجاہدین ہندوستان کے حکمرانوں اور سرداروں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے جس سے ان مجاہدین کی جرات اور بہادری ظاہر ہوتی ہے۔ ان کا ایمان اعلیٰ درجہ کا ہوگا اور بڑی مقدار میں وہ مال غنیمت حاصل کریں گے جس کو وہ اپنے ذاتی استعمال میں لانے کے بجائے فلسطین اور بیت المقدس کی آرائش وتزئین میں خرچ کریں گے۔

یہ مجاہدین جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ہندوستان میں رہیں گے۔ پھر وہ امام مہدی کے پاس چلے جائیں گے اور ان کے ساتھ مل کر مشرق ومغرب فتح کریں گے۔ پھر ان کی ملاقات شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوگی اور وہ ان کے ساتھ مل کر دجال سے جنگ کریں گے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت سنیں گے اور سارے عالم میں دین اسلام پھیلنے کا وعدہ پورا ہو گا۔

# جائزہ

مذکورہ واقعات اور حالات کی روشنی میں مورخین اور محققین کے تین طبقات بن گئے۔

پہلے طبقے کا کہنا ہے کہ غزوۂ ہند کی مطابق جو پیشین گوئیاں کی گئی ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں اور وہ غزوہ وقوع پذیر ہو چکا ہے۔ اب اس سلسلہ میں کوئی نیا غزوہ نہیں ہوگا۔

دوسرے طبقے کا کہنا ہے کہ غزوۂ ہند کے سلسلہ میں جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں وہ سب انہی احادیث کی روشنی میں کی گئی ہیں اور آئندہ بھی ہند کے کفار سے اس سلسلہ میں جو جنگیں ہوں گی وہ بھی انہی احادیث کی روشنی میں شمار ہوں گی اور ان کو بھی ویسا ہی اجر ملے گا جن کا تذکرہ احادیث مبارکہ میں کیا گیا ہے۔

تیسرے طبقے کا کہنا ہے کہ غزوۂ ہند کے سلسلہ میں جو جنگیں ماضی میں ہوئی ہیں وہ اسی سلسلہ کی کڑی ہیں لیکن اصل غزوۂ ہند ہونا ابھی باقی ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آخری زمانے میں ہوں گی یعنی امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے وقت یا اس کے قریب کے زمانے میں۔ اس جنگ کے لئے ہندوستان کے باہر سے فوجیں آئیں گی یعنی شام (Syria) سے آئیں گی۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جتنی جنگیں ہوئی ہیں یا آئندہ ہوں گی ان کا اطلاق غزوہ ہند پر نہیں ہوتا۔ کیوں کہ جس وقت غزوہ ہند کی پیشین گوئی کی گئی تھی اس وقت یہ پورا علاقہ ہند ہی کہلاتا تھا۔ وہ فوجیں یہاں کے حکمرانوں اور

سرداروں (فوجی جرنیل اور سپہ سالاروں کو) کو زنجیروں میں جکڑ کر بیت المقدس لے جائیں گی اور وہاں اپنے امیر کے سامنے انہیں پیش کریں گی۔

قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے اقوال میں آئندہ حالات یا واقعات کے بارے میں جتنی بھی پیشین گوئیاں کی گئی ہیں ان میں وہ نشانیاں بتائی گئی ہیں جو وہ واقعات اور حالات پیش آئیں گے اس میں کسی خاص وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے حتمی طور کر کسی سن یا تاریخ کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی کسی سن یا تاریخ کا تعین کرتا ہے تو وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔

# دُرُود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاِخْوَانِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمَیْعِ اِلْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ✦

| | |
|---|---|
| یا قاضی الحاجات | یا مجیب الد عواۃ |
| یا شافی الامراض | یا دافع البلیّات |
| یا حل المشکلات | یا کافی المھمّات |
| یا رافع الد رجات | یا ارحم الرٰحمین |

(آمین)

**ترجمہ!** اے اللہ! ہمارے سرداراور آقا حضرت محمد ﷺ اوران کی آل اوراصحابؓ اور پیغمبروں پر درود بھیج اوراس کے ذریعے تو ہمیں تمام خوف و ہراس اور مصیبتوں سے نجات دیدے ہماری سب حاجتوں کو پورا فرمادے اورہمیں تمام گناہوں سے پاک وصاف کردے ہمیں اپنے نزدیک اعلیٰ سے اعلیٰ درجات سے سرفراز فرمادے اورہمیں زندگی میں اورموت کے بعد تمام بھلائیوں سے نواز دے۔ بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

# دعابرائے حفاظت

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اَلَیْنَا اْلِا یْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْ بِنَا

وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفُرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ

وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّ شِدِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ توَفَّنَاَ مُسْلِمِیْنَ وَالْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ

غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ

☆☆☆

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# سکندر نقشبندی صاحب کی تصانیف

1- سیرتِ رسول اعظم ﷺ (ماہ وسال کے آئینہ میں)

2- ثانی اثنین ۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ

3- سیرتِ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ

4- دل کی اقسام (قرآن کی روشنی میں)

5- نفس کا بیان

6- بشر و شجر

7- تصوف (قرآن وسنتِ رسول کریم ﷺ کی روشنی میں)

8- غفلت اور جہالت

9- اخلاقِ مومن

10 سیرتِ امامِ اعظم ۔ ابوحنیفہؒ (حضرت نعمان بن ثابتؒ)

11- نفاق

12۔ سیرتِ سیدنا امیر معاویہؓ

13۔ خانوادہ ٔسلسلہ عالیہ نقشبندیہ

14۔ غزوۂ ہند

15۔ عظیم مسلمان مائیں

16۔ دجال، امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

17۔ اولیاء کرام کے ایمان افروز واقعات اور حالات

18۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین (جلد اول)

19۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین (جلد دوم)

20۔ جہاد اور مجاہد

21۔ ائمہ حدیث کے مختصر حالات

22۔ زبان کا بیان

23۔ انتہائی ضروری بنیادی مسائل

24۔ رحمۃ الالعالمینؐ پر قاتلانہ حملوں کا تذکرہ

25۔ آرٹیکلس

## PUBLICATIONS OF SIKANDER NAQSHBANDI

1 - Biography of The Greatest Prophet (ﷺ)
(According to the Calendar)
2 - Al-Siddique (Syedna Abu Bakr Siddique RA)
3 - Seerat Amirul Mominin Syedna Ali Al-Murtaza (RA)
4 - HEARTS - In the light of the Quran
5 - What is Soul (Nafs)
6 - Historical Trees of Islam
7 - Hypocrisy
8 - Carelessness and Ignorance
9 - Muslim Protocols
10 - Biographies of Muhadeseen
11 - Biography of Imam-e-Azam
12 - Dajjal, Imam Mehdi and Hazrat Esa (AS)
13 - Great Women in Islamic History. V1 & 2
14 - Seerat Syedna Amir Muawiyah (RA)
15 - NAQSHBANDIA FAMILY
16 - STORIES OF AULIYA KARAM (ra)
17 - TASAWWUF
18 - Jihad and Mujahid
19 - Great Muslim Mothers
20 - Reputable Muslim Shaheed Ladies
21 - Speech Cautiousness
22 - Very Important Basic Masail
23 - Articles (English and Urdu)
24 - Ghazwah Hind
25 - Assassination Attacks on the Rehat-allil-Aalamin (SAW)

# سکندر نقشبندی صاحب کی تصانیف

1۔ سیرتِ رسول اعظم ﷺ (ماہ و سال کے آئینہ میں)
2۔ ثانی اثنین ۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
3۔ سیرتِ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
4۔ دل کی اقسام (قرآن کی روشنی میں)
5۔ نفس کا بیان 6۔ بشر و شجر
7۔ تصوف (قرآن و سنتِ رسول کریم ﷺ کی روشنی میں)
8۔ غفلت اور جہالت 9۔ اخلاقِ مومن
10۔ سیرتِ امامِ اعظم ۔ ابو حنیفہ ؒ (حضرت نعمان بن ثابت ؒ)
11۔ نفاق 12۔ زبان کا بیان
13۔ خانوادۂ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ
14۔ امتِ مسلمہ کی نامور شہداء خواتین
15۔ عظیم مسلمان مائیں
16۔ دجال، امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
17۔ اولیاء کرام کے ایمان افروز واقعات اور حالات
18۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین (جلد اول)
19۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین (جلد دوم)
20۔ جہاد اور مجاہد
21۔ ائمہ حدیث کے مختصر حالات
22۔ سیرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
23۔ انتہائی ضروری بنیادی مسائل
24۔ غزوہ ہند
25۔ رحمۃ العالمین ﷺ پر قاتلانہ حملوں کا تذکرہ

*Email: sikander.naqshbandi@gmail.com*
*Link: https//archive.org/details/@sikander.naqshbandi*